# نقشِ آغاز

## نظریاتی وطن کے پیرہن کو "مذہب کا کفن" بنانے کی تیاریاں
## شناختی کارڈ اور مسئلہ ختم نبوۃ، الحق کی اٹھائیسویں[۲۸] جلد کا آغاز
## دینی حلقوں کی خدمت میں چند بنیادی معروضات

گذشتہ دو تین ہفتوں سے حکومتی پالیسی کی پیش رفت کے طور پر کئی اہم سرکاری شخصیتوں، وزیروں اور عہدیداروں کے مسلسل یہ بیانات آ رہے ہیں کہ تحریک پاکستان کا مقصد نفاذِ شریعت اور اسلام نہیں تھا بعض عاقبت نا اندیش دانشوروں اور کالم نویسوں سے باقاعدہ اس موضوع پر اخبارات میں مسلسل مضامین لکھواتے اور چھپواتے جا رہے ہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ قیادت کا نعرہ نہیں تھا یہ گلی کوچوں میں کھیلنے والے بچوں کی اختراع تھی

معلوم ہوتا ہے کہ حکمران ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک کے وفادار شہریوں سے وجود مملکت کی روحِ حیات بھی قبض کر لینا چاہتے ہیں، مگر یاد رہے سرزمین پاک محض ہمارا مسکن ہی نہیں یہ ہماری اُمنگوں کا مرکز اور ہماری تمناؤں کا محور بھی ہے یہ ہماری دوہری شناخت کا ذریعہ بھی ہے اور ہماری وجودی پہچان کا سبب بھی، اگر یہ وطن عام ممالک کی طرح ہوتا تو شاید اس سے ہمارا تعلق و واسطہ، رشتہ و ناطہ اور وابستگی اتنی گہرائی اور گیرائی کی حامل نہ ہوتی جتنی اب ہے۔ افکار و نظریات کی بنیادوں سے محروم وطن اپنے باسیوں کی اعتقادی عصبیت اور جذباتی لگاؤ جیسی صفات کی عدم موجودگی میں اپنے وجود کو یقینی بقا و تحفظ کی ضمانت نہیں دے پاتا یہ وطن ایک بے جان لاشے کی مانند ہوتا ہے، ایک ایسے ڈھانچے کی طرح جس میں روحِ حیات حلول ہی نہ کر سکی ہو، جس میں زندگی کی رمق ہی نہ ہو۔ جو اپنے باشندوں کی کوئی جہت متعین نہ کر سکے، انہیں جینے کا سلیقہ نہ بخش سکے اور ستیزہ کار رہنے کی تڑپ نہ دے سکے۔

---

اس کے بالمقابل نظریات کی ٹھوس بنیادوں پر استوار ہونے والے وطن میں روحِ حیات جاری و ساری ہوتی ہے یہ وطن اپنی دھرتی کے مکینوں کو ولولہ تازہ عطا کرتا ہے، انہیں منزلِ آزادی تک پہنچنے کے لیے گرم دم جستجو بناتا ہے انہیں ظلمتِ شب میں بھی شعلہ ہائے قندیل کو اُونچا کرنے، اس کی ضیاؤں کو دور دور تک پہنچانے کے لیے آمادہ ہی نہیں کرتا، جرأت رندانہ بھی بخشتا ہے یہ نظریاتی وطن، انہیں جرأتوں کا امین بناتا ہے، روشنیوں کی پیامبری کا

اہم فریضہ انہیں سونپتا ہے، باطل کے خلاف برسرپیکار رہنے کا حوصلہ ان میں پروان چڑھاتا ہے ــــ پاکستان ہمارے لیے ایسا ہی وطن ہے ــــ وہ وطن جو ہمیں ہمارے اسلامی تشخص کی حسی و وجودی حیثیت سے روشناس کراتا ہے اور دوسری جانب اقوام عالم میں جدید تصور ریاست کے حوالے سے ہماری پہچان قرار پاتا ہے۔

اس دوہری حیثیت و اہمیت کے پیش نظر پاکستان سے ہماری وابستگی کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ یہ جڑیں کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء (اس پاک درخت کی طرح جس کی جڑیں زمین میں بہت پختہ ہوں اور شاخیں آسمان تک پہنچ چکی ہوں) کی مانند زمین میں تو بہت گہرائی تک یقیناً گئی ہیں لیکن اس وطن کی حیثیت محض ارضی نہیں آفاقی بھی ہے۔ یہ تو روح وجسم کا سنگم ہے یہ تو دین و دنیا کا حسین امتزاج ہے یہ محض مادیت کا عکاس ہی نہیں، روحانیت کا ترجمان بھی ہے، اس حوالے سے پاکستان اگر ہماری مادی منزل ہے تو روحانی منزل تک پہنچنے کا ایک اہم سنگ میل بھی۔ اگر ہم اسی سنگ میل کو ہی منزل حقیقی جان کر دم سادھ لیں، جدوجہد سے کنارا کر لیں تو ہماری امنگیں اور آرزوئیں دم توڑ جائیں گی ہمارے سہانے خواب ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اسلامی فلاحی مملکت کا ہمارا تصور دھندلا ہو جائے گا تب یہ وطن، وہ وطن تو نہ ہوگا جس کی تمنا اسلامیان برصغیر کے دلوں میں مچلی تھی یہ وطن تو اقبال کے بقول کچھ ایسا ہوگا ؎

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

اس ملک خداداد کے پیرہن کو "مذہب کا کفن" بنانے والے اس مکروہ عمل کے لیے جدوجہد کرنے والے کبھی بھی اس ملک کے دوست نہیں ہو سکتے، حب الوطنی کا انہیں سزاوار نہیں بنایا جاسکتا۔ یہ لوگ خواہ فکری محاذ پر سرگرم عمل ہوں یا صحافتی میدان میں، سیاست ان کا پیشہ ہو یا سماج ان کی سازشوں کی آماجگاہ، یہ لوگ بہرطور ملک دشمن ہیں، ملت سے عناد ان کا طرہ امتیاز ہے اور اسلام دشمنی ان کی سیاہ جبینوں کا دہکتا تمغہ۔ یہ لوگ کسی بھی منصب پر فائز ہو جائیں، کسی بھی عہدے پر متمکن ہو جائیں، محب وطن قرار نہیں پاسکتے۔ ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ اس ملک کو اس کی نظریاتی منزل کی جانب لے چلنے کے لیے آمادہ ہو سکتے ہیں یا قدم بڑھا سکتے ہیں، چیخے چلاتے حقائق سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہے۔

---

اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس ملک میں اب کے جو باد سموم چلی ہے اس نے اپنے ماضی کو دہرانا شروع کر دیا ہے اسلامی احکام حرمت سود وغیرہ کے خلاف باقاعدہ سرکاری سرپرستی میں کھلم کھلا تحریک چلائی جاتے، محمد عربی ؐ کے دین اسلام کے مقابلے میں سرکاری شریعت گھڑی جاتے وہ نظریاتی منزل کے تقاضوں سے کیوں کر بہرہ ور ہو سکتی ہے جب تحریک چلے، امت متحد ہو تو شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ اور ختم نبوت کے مسئلہ پر گھٹنے ٹیک دیے جائیں اقرار و اعتراف اور اعلان کے باوجود پھر منظم تحریک کی شکل میں اسی فیصلے کے خلاف تحریک چلائی